وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ہندوستان بھر کے کروڑہا

اہل سنت و جماعت کا حقیقی ترجمان قرآن و حدیث فقہ اور تصوف کے حقائق و معارف کا بہترین

مخزن مسلمانوں میں اشاعت و تبلیغ اسلام کی روح پھونکنے والا ماہوار رسالہ موسوم

فروری، مارچ، اپریل

1925

جماعت (امرتسر)

بسرپرستی

جامع درجات ولایت وارث کمالات نبوت دافع بدعت و ضلالت عامل کتاب و سنت علمبردار شریعت و

طریقت مجدد وقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین رئیس المحدثین عالیجناب حضرت مولانا حاجی حافظ

سید محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ حنفی نقشبندی مجددی علیپوری لازالت شموس فیضانہ بازغۃ

مرتبہ

عزیز مخدومی امرتسری

سالانہ چندہ صرف تین روپے

باہتمام مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس پرنٹر

مطبع افضل المطابع قدیری پریس امرتسر میں طبع ہو کر

پیرزادہ عبدالعزیز مخدومی پبلشر نے جامع مسجد قاصدان امرتسر سے شائع کیا

ہر مسلمان پر اشاعت اسلام فرض ہے

موجودہ زمانہ میں اسلام ہر مسلمان پر خلوص دل اور اخلاق حسنہ سے اشاعت اسلام کے لئے کوشش کرنیکا مطالبہ کرتا ہے تبلیغ و اشاعت اسلام کی پاکیزہ ترین خدمات انجام دینے کے لئے ذیل کی پُر اثر اسلامی کتابوں کو پڑھیے جن سے بے علم بلکہ معمولی سمجھ کا مسلمان بھی اشاعت اسلام کا حق بخوبی ادا کر سکتا ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنے والوں کو محصولڈاک معاف ہے۔

ہادی اسلام۔ حضرت سرور عالم رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی مفصل و مکمل سوانح عمری جو کمال تحقیق و تدقیق سے عالمانہ طرز پر لکھی گئی ہے اور اسلامی دنیا میں مقبول عام ہے۔ قیمت عہ

خلافت صدیقی۔ حضرت خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت ۵ر

خلافت فاروقی۔ حضرت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵ر

خلافت عثمانی۔ حضرت خلیفہ سوئم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵ر

خلافت حیدری۔ حضرت خلیفہ چہارم سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵ر

سیرۃ الکبریٰ۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حالات طیبات بنہایت وضاحت اور دلکش پیرایہ میں قیمت ۴ر

سیرۃ الصدیقہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات طیبات محققانہ انداز میں قیمت صرف عہ

خاتون جنت۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حالات طیبات مع درد انگیز واقعات قیمت صرف عہ

سوانح اعظم۔ امام الفقہا والمحدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی قیمت ۴ر

سیرۃ محی الدین۔ پیران پیر حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مع اعمال و اشغال مفیدہ قیمت صرف آٹھ آنے ۸ر

تحقیق الادیان۔ اس کتاب میں تمام مذاہب کی کتب اور تعلیمات کی تحقیق و تنقیح کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ تمام عالم میں اگر کوئی سچا مذہب ہے اور ذریعہ نجات ہے تو وہ اسلام ہے۔ موجودہ فتنہ ارتداد میں کام کرنیوالے مبلغین و واعظین کیلئے انیس و رفیق صادق ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں زمانہ رسالت، عہد خلافت، محاربات اسلام، واقعات کربلا۔ خلافت حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حالات۔ اولیائے کرام کی کرامات۔ سلف کے کارنامے کمال شرح و بسط سے درج ہیں۔ ضخامت تقریباً ۶۰۰ صفحات ہیں۔ سائز ۲۰×۲۶ کلاں کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف للعہ

اشاعت اسلام۔ اس کتاب میں اشاعت اسلام کی ضرورت و اہمیت بتائی گئی ہے۔ خود پڑھیے دوسروں کو سنائیے۔ قیمت صرف ۴ر

منگانیکا پتہ یہ ہے:۔

(مولوی) غلام رسول و عبد المجید مالکان کتبخانہ حنفیہ جامع مسجد قاصداں امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ جماعت امرتسر

جلد (۱) بابت فروری - مارچ - اپریل ۱۹۲۵ء نمبر ۱۰/۱۱/۱۲

فہرست مضامین

اللہ والوں کا عظیم الشان اجتماع

یعنی

انجمن خدام الصوفیہ کا بائیسواں سالانہ جلسہ

اور

کریم الاولیاء حضرت سیدنا کریم شاہ علیہ الرحمۃ کا عرس شریف

ارباب عقیدت و ارادت اس خبر کو انتہائی مسرت و ابتہاج کیساتھ سنینگے کہ بتاریخ ۱۹، ۲۰ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ موافق ۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ و اتوار علی پور شریف میں حسن انعقاد پائیگا۔ کون نہیں جانتا کہ اجلاس سنویہ مبارکہ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد وقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، رئیس المحدثین شیخ المشائخ قبلہ عالم مولانا حافظ حاجی پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی مجددی علی پوری دام ظلہم العالی علیٰ رؤس المسترشدین الیٰ یوم الدین بحرمۃ النبی وآلہ الطاہرین کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔ یہ وہ انجمن ہے جس نے عرصہ دراز سے علم تصوف کی نشر و اشاعت سلاسل صوفیائے کرام اور دین حنیف کی تبلیغ و حفاظت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ خدا عزوجل کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس انجمن کا بائیسواں سالانہ جلسہ نہایت ہی شوق و ذوق میں منعقد ہونیوالا ہے جس میں مختلف حصص ملک سے حضرات مشائخ کرام و علمائے عظام تشریف لائیں گے۔ اور اپنے کلمات طیبہ و مواعظ حسنہ سے تشنگان ہدایت کے دلوں میں نور معرفت پیدا کریں گے صہبائے وحدت کے دور چلیں گے۔ ساغر حقیقت گردش میں آئیگا جس کے کیف انگیز اثرات سے شیفتگان جمال احدیت پر عالم وجد و حال طاری ہوگا۔

تمام اہل السنت والجماعت احباب بالعموم اور یاران طریقت بالخصوص اس متبرک مجلس کی شمولیت سے سعادت کونین و ثواب دارین حاصل کریں۔

المطلع: عزیز محمد ودی مدیر رسالہ جماعت۔ امرتسر

مقدّس تضمینیں

نامور شعرائے ماضی و حال نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پر جسقدر تضمینیں کی ہیں یا یوں کہئے کہ جسقدر دستیاب ہو سکی ہیں عنوانِ بالا کے تحت میں ناظرین جماعت کیلئے درج کی جاتی ہیں:-

مصرعِ اول است ز نظمِ قدیم	مولانا رومؒ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اعظم اسمائے علیم و حکیم	مولانا جامیؒ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہست کلید درِ گنجِ حکیم	نظامی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
خطبۂ قدس است بملکِ قدیم	امیر خسرو	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سرو سیہ پوش ریاضِ نعیم	کمال خجندی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آمدہ سرچشمۂ فیضِ عمیم!	ملا شیدا	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پنجۂ اعصا اعضائے کلیم	صائب ایرانی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
زینتِ عنوانِ کتابِ کریم	حکیم طغرائی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آیۂ اول بکتابِ حکیم	امیر	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوقاتِ گرامی

یارانِ طریقت کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت، مجددِ وقت، قدوۃ الکاملین، زبدۃ العارفین، رئیس المحدثین، شیخ المشائخ مولانا حافظ حاجی پیر سید محمد **جماعت علی شاہ** صاحب قبلہ علیپوری لازالت شموس فیضانہ بازغۃ ۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو مرادآباد میں **آل انڈیا سنی کانفرنس** کی شمولیت کیلئے رونق افروز ہوئے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اس پہلے جلسے میں ملک کے تقریباً تمام مشائخ کرام و علمائے عظام شریک ہوئے۔ جلسہ نہایت شان و شوکت اور پوری کامیابی کیساتھ ہوا۔ حضرت قبلہ محدث علیپوری مدظلہ العالی اس مبارک جلسے سے فارغ ہوکر دارالعلوم اہل سنت منظر اسلام بریلی کے اکیسویں سالانہ جلسے میں شامل ہونے کے بعد بخیر و عافیت علی پور شریف جلوہ افروز ہوئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شریف یہیں تشریف فرما رہیں گے بلکہ عرس شریف تک جو ۱۶-۱۷ شوال المعظم کو منعقد ہوگا، غالباً کہیں باہر جانیکا عزم نہیں فرمائیں گے۔

ملاحظات

(۱)

"جماعت" کا پہلا سال جسطرح بھی ہوسکا ختم ہوا۔ اس اثناء میں جو کچھ ہمارے کمزور قلم اور ناچیز ہاتھوں سے ہوسکا۔ ہم نے اس کے بہتر بنانے میں کیا۔ جن ترقیات کا تعلق توسیع اشاعت سے تھا۔ ان کے علاوہ ہم نے حتی الوسع "جماعت" کے نصب العین کو نباہنے کی کوشش کی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اپنے دائرہ استطاعت کے اندر رہتے ہوئے ہماری مساعی نامشکور نہیں رہیں۔ اسیطرح مستقبل کی نسبت بھی توقع ہے۔ کہ اگر معاونین کرام نے اعانت و امداد کا ہاتھ بڑہایا تو ہم سلسلۂ عالیہ کی بیش از بیش خدمات انجام دے سکیں گے۔

(۲)

"جماعت" کا یہ نمبر بعض ناگزیر وجوہات سے تین نمبروں کے مجموعے کی صورت میں قارئین کرام کے مبارک ہاتھوں تک پہونچتا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک دو بار معاونین کے عدم التفات کیوجہ سے ہمیں اس قسم کی بیقاعدگی سے بادل ناخواستہ دوچار ہونا پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ ہمیں احساس ہے۔ یہ امر کچھ کم سرمایۂ حیرت و استعجاب نہیں کہ "جماعت" جیسا رسالہ جسے اعلیحضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا حافظ حاجی پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم سے انتساب حاصل ہے۔ اور جس سے حضور پُرنور کو بیحد محبت و انتہائی شغف ہے جسکی بناء پر حضور ممدوح نے جیب خاص سے متعدد مرتبہ "جماعت" کی مالی امداد بھی فرمائی ہے تاکہ دیگر وابستگان دامن ارادت و عقیدت کے لئے ایک عمدہ مثال قائم ہو۔ تاہم کوئی خاطر خواہ نتیجہ مترتب ہوسکا بلکہ مالی مشکلات اسقدر زیادہ ہوتی گئیں کہ باقاعدہ اجراء کے راستے میں قدم قدم پر رکاوٹیں حائل ہونے لگیں۔

ہمیں نہایت افسوس کیساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اسوقت "جماعت" کے مالی فنڈ میں چار سَو روپے کا خسارہ ہے۔ جسکی اگر فوری تلافی نہ ہوسکی تو یقیناً اس محبوب قلوب رسالے کی اشاعت ملتوی کرنی ناگزیر ہوجائے گی۔ ہم انتہائی ادب و احترام مگر پورے زور سے اعلیحضرت قبلہ دامت فیوضہم کے بااخلاص ارادت مندوں سے خصوصاً اور عامۂ اہلسنت والجماعت سے عموماً

مستدعی ہیں کہ اگر ان کے نزدیک "جماعت" کی ضرورت ہے اور اس کے جذبات قابلِ قدر ہیں اور وہ اس کی زندگی کے آرزومند ہیں تو انہیں اپنی کوششیں جماعت کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کر دینی چاہئیں "جماعت" کے قیام و دوام کا سامان کر دینا اُن کے لئے چنداں دشوار نہیں۔ یعنی ہر معاون (پیر بھائی) کو پانچ پانچ جدید خریدار پیدا کر دینے کچھ مشکل نہیں ہیں۔ ع قطرہ قطرہ شود بہم دریا۔

اور ہم مکرر عرض کریں گے کہ یہ معمولی سی کوشش ان کے نیک جذبات محبت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

(۳)

یہ نہایت حق ناشناسی اور سخت کفرانِ نعمت ہوگا کہ ہم اُن محترم بزرگوں اور با اخلاص پیر بھائیوں کی مساعی حسنہ کا شکریہ ادا نہ کریں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً جماعت کے حلقہ اشاعت کی توسیع میں کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہے۔ گو یہ امداد و اعانت ان کے اثر و اقتدار انکی ہمدردی اور اُن کے علو پایہ کے اعتبار سے چنداں قابلِ ذکر نہ ہو تاہم اس میں کسی قسم کے شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ انہیں کی کم و بیش توجہ نے آج تک ہمیں "جماعت" کو شائع کرتے رہنے کے قابل بنائے رکھا۔ معاونین کرام کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) عالم نبیل فاضل جلیل حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب سلمہٗ ربہٗ۔

(۲) حقیقت آگاہ حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید خادم حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ۔

(۳) طریقت مآب حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید نور حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ۔

(۴) حضرت مولانا مولوی امام الدین صاحب رائے پوری مبلغ انجمن خدام الصوفیہ (پنجاب)

(۵) حضرت مولوی سید حیات محمد صاحب سیالکوٹ۔

(۶) جناب ماسٹر خواجہ محمد کرم الہٰی صاحب بی۔ اے وکیل دبیر انجمن خدام الصوفیہ۔

(۷) حضرت صوفی ڈاکٹر شیخ اللہ دتا صاحب نقشبندی گجرات۔

(۸) جناب مولانا مرزا قطب الدین احمد صاحب مولوی فاضل "وکیل" راولپنڈی۔

(۹) جناب داروغہ شیخ اللہ بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی قصور

(۱۰) جناب مولوی محمد خان صاحب مبلغ و سفیر انجمن خدام الصوفیہ

(۱۱) جناب ملک عبدالعزیز خان صاحب سوداگر پارچہ کیلاسپور

(۱۲) جناب صوفی غلام حسین صاحب ملازم سنگر کمپنی امرتسر

بہرحال ہم ان معاونین کرام سے مزید کرمفرمائی اور قدردانی کے مستدعی ہیں ؎

بریں رواقِ زبرجد نوشتہ اند بزر ٭ کہ جز نکوئیِ اہلِ کرم نہ خواہد ماند

۴

جب سے دولتِ خداداد افغانستان کی اسلامی حکومت نے مرزائیوں کی سنگساری کے احکام صادر فرما کر اپنے بے لوث دینی محبت اور مذہبی غیرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اُسوقت سے بعض گندم نما جو فروش یا مرزائیت نواز مسلمانوں نے عموماً اور مرزائیوں نے خصوصاً ہندوستان کے طول و عرض میں ایک شور وشر بپا کر رکھا ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ قتل مرتد کے جواز پر جو دلائل و براہین قرآن و حدیث سے علمائے کرام نے قائم کئے ہیں۔ ان کا کوئی جواب منکرین سے نہیں ہو سکا۔ دنیائے اسلام کے اس سرے سے اُس سرے تک ہر طرف سے اتفاق کی آوازیں بلند کی جارہی ہیں مگر بیمعدودے چند "بے معنی آزادی ضمیر" کے حامی ہیں کہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا چاہتے ہیں۔

ہمارے دفتر میں مسئلہ قتل مرتد کی حمایت میں چند طویل مضامین اکابر علمائے عظام نے مختلف حصص ملک سے ارسال کئے ہیں۔ جو بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکے انشاء اللہ ان کو ایک علیحدہ مستقل کتاب میں شائع کیا جائے گا۔

حقائق و معارف

از ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا لاہور

کمالِ معرفتِ نوریاں ہمیں خاک است
گشائے چہرہ کہ آں کس کہ لن ترانی گفت
تواں ربود ز چشم ستارہ مردم را
گماں مبر کہ بپایاں رسید کار مغاں
حدیثِ شوق ادا کردہ ام بخلوتِ دوست
تو از دمیدنِ گل ولالہ ناامید مشو!
دریں چمن کہ سرود است و این نوا زکجاست

کہ شانِ آدمِ خاکی حدیثِ دلاک است
ہنوز منتظرِ جلوۂ کفِ خاک است
خرد بدستِ تو شاہین تند و چالاک است
قبا بدوشِ گل و لالہ بے جنوں چاک است
بنالہ کہ ز آلایشِ نفس پاک است
کہ شاخِ زندگیِ ما ہنوز نمناک است
کہ غنچہ سر بگریبان و گل طربناک است

آل انڈیا سنی کانفرنس کا افتتاحی جلسہ

روئدادِ اجلاس

۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔ مارچ ۱۹۲۵ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا افتتاحی جلسہ روہیلکھنڈ کے مشہور شہر مرادآباد میں پوری شان و شکوہ کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ جلسے کا انتظام نہایت مکمل اور قابل تحسین تھا۔ استقبالیہ کمیٹی نے مہمانوں کے آرام و آسائش کیلئے رضاکاروں کا ایک کثیر گروہ متعین کر رکھا تھا۔ جو اسٹیشن پر حاضر رہ کر شرکائے کانفرنس کو ان کی فرودگاہوں تک پہونچانے ہی پر اکتفا نہیں کرتا تھا بلکہ مہمانوں کی قیامگاہوں میں بھی انکی ہر ایک ضرورت کا اہتمام و انصرام بھی رضاکار کرتے تھے غرض اہلِ مرادآباد نے اپنے محترم مہمانوں کی بزرگداشت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔

انجمن اظہار الاسلام مرادآباد کی طرف سے ایکسو پچاس رضاکار شرکائے جلسہ کی جملہ ضروری میں مصروف کار تھے۔

۱۶ و ۱۷ مارچ کی درمیانی رات کو اعلیحضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا حافظ حاجی سید محمد جماعت علی شاہ صاحب محدث قبلہ علیپوری کی تحریک سے تقدس مآب حضرت مولانا مولوی شاہ سید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی صدر جلسہ تجویز ہوئے۔ آپکی صدارت میں عالی جناب حضرت مولانا مولوی شاہ حامد رضا خانصاحب قادری برکاتی خلف مقتدائے اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس استقبالیہ کا فصیح و بلیغ اور عالمانہ خطبہ پڑھا گیا جسکا بیشتر حصہ طبع ہو چکا تھا۔

صاحب صدر کا خطبہ صدارت پیرانہ سالی و نحافت کیوجہ سے ان کے خواہرزادہ حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب نے پڑھکر سنایا۔

۱۹ تاریخ تک جتنے اجلاس منعقد ہوئے ان سب میں اعلیحضرت محدث علیپوری دامت برکاتہم کی دلپذیر و موثر تقریریں ہوتی رہیں جن سے حاضرین بے انتہا محظوظ ہوئے ہر اجلاس کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت نعت حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات سے اور اختتام درود و نیز قیام و دعا پر ہوتا رہا۔

ہندوستان کے مختلف حصص سے تقریباً دو سو مشائخ کرام و علمائے عظام تشریف لائے تھے اور عام حاضرین جلسہ کی تعداد چھ سات ہزار سے زیادہ تھی۔

خطبہ استقبالیہ میں جن ضروریات کا اظہار کیا گیا ہے۔ انکی نسبت ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ روپے کے سوا پوری نہیں ہوسکتیں۔ لیکن حیرت ہے کہ کارکنان کانفرنس نے چندے کی قطعاً تحریک ہی نہیں ہونے دی۔

آخر جلسہ میں جناب مولانا مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی نے عام جلسہ میں ایک طویل تقریر کے بعد مصرحہ تحت تجاویز سنائیں:۔

(۱) یہ جلسہ مناسب سمجھتا ہے کہ ملک کے ہر صوبہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں اہل سنت و جماعت کی انجمنیں اور تبلیغی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

(۲) اس اجلاس کی رائے میں جابجا تعلیم و تبلیغ کے مدارس جاری کئے جائیں۔

(۳) اس جلسے کے خیال میں سر دست مراد آباد میں مرکزی کمیٹی کا قائم رہنا ضروری ہے۔

(۴) یہ جلسہ عام اس قانون پر جو اسمبلی نے حج کے متعلق پاس کیا ہے۔ ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے حاجیوں سے دونوں طرف کا کرایہ پہلے ہی وصول کر لینے کو حج کیلئے سنگ راہ خیال کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس عام بادشاہ دولت خدا داد افغانستان حضرت امیر امان اللہ خان (خلد اللہ ملکہ) کے قتل مرتدین کو عین مطابق شرع مبین پاتا ہے اور خدمت خدام والا میں اجرائے حدود شرعیہ پر ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے جن اخباروں نے اس کے خلاف آواز بلند کی وہ بالیقین دین متین سے جاہل و بے خبر ہیں۔ ان کی اس خلاف شرع آواز پر سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس عام جو سات کروڑ مسلمانانِ ہند کا قائم مقام اور ہر حصہ ملک کے علمائے اہل السنت والجماعت پر مشتمل ہے۔ مرزائیوں کی صدائے احتجاج کی بنا پر لیگ آف نیشنز اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ حکومتِ افغانستان کا اہل کی قادیانیہ مذہبی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی حکومت کی مخالفانہ آواز صریح مذہبی مداخلت ہوگی جسکو مسلمان کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ لہذا لیگ اور گورنمنٹ کو اس مسئلے میں ہرگز دخل نہ دینا چاہیئے۔ یہ تجاویز بالاتفاق منظور کی گئیں۔

فرقۂ وہابیہ کی طرف سے سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا جس سے ان کا مقصود جلسے میں اختلال پیدا کرنا تھا۔ لیکن الحمدللہ علیٰ احسانہ کہ انکی ناپاک و بیادر ہوا کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور جلسہ آخر تک نہایت امن واطمینان اور خیر و خوبی کے ساتھ انعقاد پذیر رہا۔

۲۰۔ اپریل کی شام کے بعد انجمن اہل سنت مراد آباد کا ایک جلسہ زیر صدارت اعلیحضرت قبلہ عالم محدث علی پوری دامت برکاتہم منعقد ہوا جس میں اُن طلباء کے سر پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ جو اپنی انتہائی محنت و کاوش کی وجہ سے نصاب تعلیم کو ختم کر چکے تھے۔ دستار بندی کی رسم اعلیحضرت قبلہ علی پوری و حضرت قبلہ کچھوچھوی کے مبارک ہاتھوں ادا ہوئی۔ اور یہ امر ان خوش نصیب طلباء کے لئے موجب افتخار ہے۔ کہ دورِ حاضر کے برگزیدترین اولیاء کرام نے ان کو دستارِ فضیلت بندھوائی۔

پنڈال کے احاطے میں بزرگانِ نقشبندی و قادری کے حلقہائے ذکر سے ہر وقت اللہ ھُوْ اللہ ھُوْ کی دلگداز صدائیں ایک عجیب سماں باندھے ہوئے تھیں جن سے مراد آباد کے وہابی سخت مرعوب ہو رہے تھے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اگر یہ بزرگان خصوصاً اعلیحضرت قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ العالی چند روز متواتر مراد آباد میں قیام فرماتے تو یقیناً فرقۂ ضالہ وہابیہ کا نشان تک نظر نہ آتا۔ اور آفتاب سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ضیا باریاں ان خیرہ چشموں کو چکاچوند لگا دیں۔

اہل مراد آباد نے عام طور پر بزرگانِ ذیل کے مواعظ حسنہ و تقاریر بلیغہ کو انتہائی ذوق و شوق سے سنا۔ اور جو کسی وجہ سے محروم رہگئے کف افسوس ملتے رہے۔

(۱) اعلیحضرت قبلہ محدث علی پوری مدظلہ العالی۔

(۲) عالیجناب حضرت مولانا شاہ علی حسین صاحب قبلہ کچھوچھوی مدظلہ العالی۔

(۳) عالی جناب حضرت مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی سجادہ نشین خانقاہ رضویہ

(۴) عالی جناب حضرت مولانا دیدار علی صاحب محدث الوری۔

(۵) عالی جناب مولانا شاہ احمد اشرف صاحب جیلانی

(۶) عالی جناب مولانا صاحبزادہ محمد اشرف صاحب۔

بہت بیتاب ہیں قومیں بہت اسلام مضطر ہے
اٹھے بادل بہار آئے پھلیں شاخیں چمن پھولے
ستارہ قوم کا چمکے بڑھے اجماع کی سطوت
رہے یہ جوشش مذہب یا الٰہی حشر تک قائم
مجھے کہتے ہیں سب فاضل ہیں ایسا مذ فاضل ہوں

الٰہی جلد دکھلا دے زمانہ خیر و برکت کا
غزل یہ بلبلیں گائیں سماں رقصاں ہو نکہت کا
گھٹے دولت بڑھے باڑہ بجے نقارہ عظمت کا
یہی دو حرف مطلب ہے خلاصہ عرض حاجت کا
مگر دل سے دعا گو ہوں ہیں اپنے ملک و ملت کا

(اشرفی)

خودداری

لا تخف انک انت الاعلیٰ

جناب قریشی پنجاب کے مشہور ارباب قلم میں سے ہیں صوبے کے متعدد کثیر الاشاعت جرائد میں آپ کے مضامین عموماً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری درخواست پر آپ نے ذیل کا ولولہ انگیز مقالہ خاص "جماعت" کے لئے سپرد قلم فرمایا ہے جسے ہم شکر گزاری کے ساتھ ان صفحات کی زینت بناتے ہیں۔ جماعت کے اوراق میں جس سلسلے کی اشاعت کا آپنے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ مضمون اس کی پہلی کڑی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپکے افادات سے ہم بلا انقطاع قارئین "جماعت" کی ضیافت طبع کر سکیں گے۔ (مدیر)

(۱)

ہمارے پاس قرآن پاک کے تیس پارے ہیں احادیث کی سات زندۂ جاوید کتابیں ہیں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات پاک کا ایک کامل اور مکمل درس ہے۔ صحابہ کرامؓ کے سوانح حیات اور علمائے امت کی سیرتیں اور اقوال ہیں۔ اور یہ تمام کتب خانۂ حکمت و موعظت ایک قوم کی رہنمائی اور قیادت کے لئے بہمہ وجوہ مکمل اور مکتفی ہے۔ جسطرح ایک پیاسا آدمی جو دریائے نیل کے کنارے پر کھڑا ہو۔ اس امر کے قطعاً بے نیاز ہے۔ کہ وہ اپنی تشنہ لبی کو دور کرنے کیلئے کسی چشمۂ آب کا متلاشی ہو۔ اسیطرح اس چرخ نیلوفری کے نیچے ایک مسلمان کا وجود بھی اس امر سے بالکل مستغنی ہے کہ وہ قرآن پاک سیرت نبوی اور دفتر احادیث کی موجودگی میں کسی دوسری روشنی کی طرف

دوڑے اور اس کا دست نگر ہو۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

آج دین اسلام مکمل ہو چکا اور نعمت خداوندی مسلمانوں پر تمام ہو چکی اور خداوند پاک کی طرف سے دین اسلام کی پسندیدگی پر قطعی طور پر تصدیق کی مہر ثبت ہو گئی۔

"تکمیل دین" کے صرف یہ معنے تھے کہ مسلمان قرآن پاک اور حضرت نبی الرحمۃ صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر رہنمائی پر قانع ہو جائیں۔ اور "کتاب اللہ" اور "سنت رسول" کے بعد ان کے دل میں طلب حق اور تلاش صداقت کے متعلق ایک خفیف سے خفیف شائبہ وہم بھی پیدا نہ ہو۔ اگر مسلمانوں کے دل پر کلام الہٰی کا تسلط ہے اور اگر وہ ہر چھوٹے اور بڑے معاملہ میں کتاب وسنت کی پیروی ہی کو زندگی کی سب سے بڑی سعادت خیال کرتے ہیں تو ان کے خیالات اور رائے، ان کا نظام عمل اور ان کی سیاسی اور مذہبی پالیسی کوہ قاف کی طرح مضبوط اور غیر متزلزل ہونی چاہیئے۔



ایک مسلمان کے لئے ہر ایک سوال کا جواب، ہر ایک مرض کا علاج، ہر ایک مصیبت کا حل اور ہر ایک بحث، ہر ایک الجھن اور ہر ایک پیچیدگی کا تصفیہ "اللہ اور اس کے مقدس رسول کی اطاعت وفرمانبرداری" میں مضمر ہے۔ ہمیں دشمنوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے؟ ہم پر ارض وطن کے حقوق کیا ہیں؟ ہم عزت وحرمت کے ساتھ کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں؟ ہماری دنیوی خوشحالی کن اصولوں پر مبنی ہے۔ نجات اخروی کے حصول کا سچا اور سیدھا راستہ کیا ہے؟ یہ اور اسی قسم کے ہزاروں اور لاکھوں سوالات جو ہماری معمولی روزمرہ زندگی کے ایک ایک قدم پر پیدا ہوتے ہیں۔ آج سے تیرہ سو سال پیشتر بہت ہی بڑی وضاحت کے ساتھ حل کئے جا چکے ہیں۔ اور اس وقت ہماری بڑی سے بڑی سعادت یہ ہے کہ ہم اس حل کو معلوم کریں۔ اور کسی ادنیٰ تشویش وتردد کے بغیر اس پر عمل کریں۔



مسلمانوں کی ہر آسان اور سنگین معاملے میں وہی پالیسی ہونی چاہیئے۔ جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرامؓ کی پالیسی تھی "لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" امت مسلمہ کا ہر ایک قدم رسولؐ کے نقش قدم پر ہونا چاہیئے۔ اگرچہ یہ معاملہ نہایت ہی

واضح اور غیر مبہم ہے۔ تاہم اس امر میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے کہ ہماری روش ایسی ایک سب سے زیادہ واضح اور سب سے زیادہ آسان معاملے میں بیحد قابل اعتراض واقع ہوئی ہے۔ ہمیں اپنی نجات کے راستے میں شک پیدا ہو رہا ہے۔ اور ہمارے عمل سے یہ حقیقت بہت ہی اچھی طرح نمایاں ہو رہی ہے۔ کہ ہماری زندگی ایک مضبوط چٹان کیطرح نہیں جیسر اگرچہ تلاطم خیز سمندر کی ہزاروں اور لاکھوں موجیں ٹکراتی ہیں۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے بال بھر بھی تجاوز نہیں کرتی۔ بلکہ ہماری زندگی اس گھاس پھوس کی زندگی ہے۔ جو کہ نہایت ہی خفت اور ذلت کے ساتھ سطح بحر پر تیر رہا ہے۔ اور ہوا اور پانی کی موجیں اسکو جسطرف چاہتی ہیں بہا لے جاتی ہیں۔



برادران امت! آپ کیا ہیں؟ پتھر کی مضبوط چٹان ہیں یا سوکھے ہوئے گھاس کی بے وزن پنکھڑی؟ اگر واقعات کی شہادت میں کچھ وزن ہے تو کہنا چاہیے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے پاس نہ دل کی استواری موجود ہے اور نہ قدم کی مضبوطی۔ ہم ہوا کے بہاؤ کے ساتھ گرد و غبار کیطرح ادھر ادھر اڑ رہے ہیں۔ ہمارے اپنے اندر کوئی وزن جو نہیں ہے۔ ہم واقعات اور پر شور واقعات کے ہاتھ میں کھلونا بن رہے ہیں۔ ہم اپنا وزن کھو چکے ہیں۔ اپنی قدر و قیمت فراموش کر چکے ہیں۔ ایک آدمی بنگال میں پیدا ہوتا ہے۔ اور سارے ہندوستان کو اپنی آواز کے سیلاب میں بہا دیتا ہے۔ دوسرا الہ آباد سے اٹھتا ہے اور سب کو اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہم اپنے حقیقی وزن کو ضائع کر چکے ہیں۔ اور ہمارے اندر سے اپنے قدموں پر کھڑا رہنے کی طاقت نابود ہو چکی ہے۔ مسلمان بھائیو! تم اپنی شاندار تاریخ اور اپنے بزرگوں کی عظمت کو یاد کرو۔ جب سرداران قریش نے اپنے ایک بہت بڑے جلسے میں اس یتیم عرب کے روبرو یہ متحدہ مطالبہ پیش کیا کہ آپ ہم بڑی سے بڑی نعمت اور دولت لے لیں مگر ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا کی کوئی طاقت چاند کو میرے دائیں ہاتھ پر رکھدے اور سورج کو بائیں ہاتھ پر تو میں پھر بھی خداوند پاک کی توحید کے اعلان اور بت پرستی کی تکذیب و ابطال سے دست کش نہیں ہونگا۔ آج مذہب مقدس اسلام اپنی موجودہ دردناک حالت میں ہر ایک مسلمان سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ

(۷) عالی جناب مولانا مشتاق احمد صاحب کانپوری

(۸) عالی جناب مولانا محمد سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر علیگڈھ کالج۔

(۹) عالی جناب مولانا حکیم عبدالاحد صاحب پیلی بھیت۔

(۱۰) عالی جناب مولانا محمد معوان حسین صاحب رامپوری۔

(۱۱) عالی جناب مولانا احمد علی صاحب محدث علی پوری۔

(۱۲) عالی جناب مولانا محمد عبدالحفیظ صاحب بنارسی۔

انشاء اللہ المستعان آئندہ سال اس مقدس جمعیت کو کسی اور مقام کے اہلِ دل اصحاب دعوت اجتماع دیں گے اور اس طرح سے اس تنظیم حنفیہ کے فیضان و برکات ہندوستان کے ہر ایک گوشے میں منتشر ہوتے رہیں گے ؛

جذباتِ عالیہ

یعنی وہ فصیح و بلیغ نظم جو عالیجناب حضرت فاضل اشرفی کچھوچھوی مدظلہ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے افتتاحیہ جلسہ منعقدہ مراد آباد میں پڑھی !

یہ مجمع اہلِ سنت کا یہ منظر شان و شوکت کا
یہ جوشِ دینِ حق ہے یا کرشمہ حق کی رحمت کا
سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہیں اک جذبۂ الفت
لگا لے جلد اے تائیدِ غیبی اپنے سینے سے
بڑھا دے سطوتِ جمہوریت کو اے مرے خالق
الٰہی اتحادِ باہمی کی دھاک ہو قائم
الٰہی جوش یہ بجھنے نہ پائے جوش سودا کا
الٰہی پاک ہو یہ انجمن اغراضِ ذاتی سے
ہمیں نے راست بازی رحمتِ عالم سے سیکھی ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ سے سبق پایا

ذرا دیکھے کوئی اس وقت چہرہ میری حیرت کا
یہ یادِ ماسبق ہے یا تماشا اس کی قدرت کا
یہ خوش وقتی کی حالت ہے یہ عالم ہے مسرت کا
کہ ہر شئ ترا بچھڑا ہوا بندہ ہے مدت کا
دکھا دے صورتِ مقصود صدقہ اپنی وحدت کا
ہو شہرہ چار سو آل انڈیا سنی جماعت کا
یہ دل کا ولولہ ہونے نہ پائے آلۂ شہرت کا
چراغِ بزمِ قومی داغ ہو سینے محبت کا
ہمارا ہی لقب ہے دو جہاں میں اہلِ سنت کا
صداقت کا عدالت کا مروت کا سخاوت کا

منقبت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

السلام اے رازدارِ نکتۂ تکمیلِ جود
السلام اے عاشقِ تسبیحِ خلاق الوجود!
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

السلام اے کعبۂ امیدِ دلہا را خلیل
رہ بمنزل کے تواں بردن گراہی بے دلیل
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

السلام اے دردمندانِ محبت را امام!
گنج بخشی کارِ تست اے نائبِ خیر الانام
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

یک نظر سوئے گدارا اے سیدِ عالی جناب
خفتہ در یک پیرہن نامت بنامِ بوتراب
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

سیدا از نامۂ عصیاں بکفم آمد برات
بندۂ بس ناقصم اے خواجۂ کامل صفات
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

ریخت بر برگِ گلِ معنی مرا رنگِ خیال
پردہ از رخ برفگن اے سیدِ یوسف جمال
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

شیخ ما در بیشۂ الفقر فخری شیر بود
یک جہاں برخوانِ آں گنجورِ معنی سیر بود
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"

السلام اے معنئ آگاہِ رموزِ ہست و بود
حمد گویاں در قیام و در رکوع و در سجود
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

السلام اے عبدِ مقبولِ خداوندِ جلیل
موسئ را خضر بادیہ تشنہ را سلسبیل
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

السلام اے شیخِ ما اے مرشدِ عالی مقام
قطبِ وقتِ خویش فرمودست با ایں حرمہم
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

کشفِ محجوب است دلہا را نگاہِ انتخاب
رفت بے خود بر لبِ ہند الولی آں آفتاب
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

پا بگل از دستِ نفسِ سرکشم ہیہات ہات
وا رہانم از کمندِ فتنۂ لات و منات
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

بے پر و بالم ولے پر میزنم در عرضِ حال!
از زبانِ خود بفرما کاے گرامی کیفِ حال
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

بیشۂ شیرِ الٰہی گوشۂ ہجویر بود!
بر لبِ معجز بیانِ خواجۂ اجمیر بود
"ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

(گرامی)

تذکرہ

(۱) ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ گھاس کا گٹھا لیکر بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپکے ایک دوست کا اسطرف گذر ہو گیا۔ انہوں نے آپکو طعنہ دیا کہ حضرت! جیسا کہ آپنے کیا ایسا کوئی بھی کرتا ہے؟ بلخ کی بادشاہی چھوڑکر جنگل کی لکڑیاں چننے میں آپکو کیا فائدہ ہوا؟ دوست کا طعنہ سنکر حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے گھاس کے گٹھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ دیکھو۔ انہوں نے جو گھاس کے گٹھے کی طرف دیکھا تو پورا گٹھا سونے کا ہو گیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ دیکھو سب سے چھوٹی چیز جو بلخ کی بادشاہی چھوڑنے پر مجھے ملی وہ یہ ہے۔

(۲) ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز بلخ کے باہر ایک خطیرہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ قلعہ سے نوبت کی صدا بلند ہوئی۔ آپ کے دل میں خیال گذرا کہ کبھی میرے نام کی بھی نوبت بجتی تھی۔ آپکے دل میں یہ خیال گذرا تھا کہ فرشتوں کو حکم ہوا کہ پہلے آسمان پر جو نوبت بجتی ہے وہ ابراہیم ادہم کے سر پر فضا میں بجائی جائے۔ جب فضا میں نوبت بجنے لگی۔ تو حضرت ابراہیم ادہم نے اوپر نظر کی اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ ہمکو تمہارے نام کی نوبت بجانے کا حکم ہوا ہے جسطرح بلخ کی سلطنت میں پانچ مرتبہ نوبت بجتی ہے۔ اسیطرح ساتوں آسمانوں پر پانچ وقت آپکے نام کی بھی نوبت بجتی ہے۔

(۳) ایک دفعہ لوگوں نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ اپنے کسی مجاہدہ کی کیفیت بیان فرمائیں۔ آپنے فرمایا کہ میں نے جو مجاہدات کئے ہیں اگر انکی کیفیت بیان کروں تو تم لوگ سن نہیں سکتے۔ خیر میں نے اپنے نفس کے ساتھ جو مجاہدات کئے ان میں سے ایک کا حال بیان کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ نصف شب کو میرے جی میں آیا کہ نصف رات جاگ کر خدا کی یاد میں بسر کروں۔ نفس نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور اس خیال میں میرا مددگار نہ ہوا۔ میں نے قسم کھا کر کہا کہ اے نفس تو نے میرے ساتھ رہزنی کی جو عبادت کرنے میں میری مخالفت کی۔ اس کی سزا میں میں ایک سال تک تجھکو پانی نہ دونگا۔ چنانچہ ایک سال تک میں نے نفس کو پانی نہیں دیا۔

(۴) ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ بیٹھے ہوئے تھے اور آپکی آنکھوں سے

خون رواں تھا۔ آپکا خادم موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپنے فرمایا کہ اسوقت میں عالم ملکوت میں گیا تھا۔ ایک ہی قدم میں نے رکھا تھا۔ کہ عرش پر پہنچ گیا عرش کو دیکھا کہ گرگ تہی وہاں کی طرح عالم فکر میں کھڑا ہے میں نے عرش سے چلاکر کہا کہ الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ اے عرش تجھکو خدا کے رہنے کی جگہ کہتے ہیں۔ عرش نے یہ سنا تو کہا کہ بایزید کیسی بات کرتے ہو؟ مجھے تو تمہارے دل کا پتہ بتایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر مجھکو چاہئے تو بایزید کے دل میں تلاش کر۔ پس اے بایزید۔ یہ کیسی بات ہے کہ آسمان والے زمین والوں سے پوچھتے ہیں۔ اور زمین والے آسمان والوں سے؟

(۵) ایک دفعہ خواجہ یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کی دو روٹیاں حضرت خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز کے لئے بھیجیں اور کہلایا کہ میں نے ان روٹیوں کو آب زمزم سے گوندھکر پکایا ہے۔ آپ انکو استعمال کریں۔ خادم نے آکر حضرت یحییٰ معاذ کا یہ پیام کہا تو آپ نے جواب دیا کہ ان روٹیوں کو لے جاؤ۔ اور کہو کہ انہوں نے یہ تو کہلا بھیجا کہ آٹے کو آب زمزم سے گوندھکر ان روٹیوں کو پکایا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ آٹا کس ذریعہ سے حاصل ہوا اور اس کا اناج کس کھیت سے آیا۔

(۶) افضل الفواد میں ہے کہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا حکایت بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور فرمایا کہ اہل سلوک کا قول ہے۔ کہ اگر ہمارے حجرہ میں آٹھوں بہشت جمع ہو جائیں اور دونوں جہان کی نعمتیں ہم کو مل جائیں۔ جب بھی اس ایک آہ سحر گاہی کے برابر نہ ٹھیریں جو ہم اس کے عشق میں کرتے ہیں۔ یا اس نصف سانس کے برابر بھی نہوں جو ہم اس کی یاد میں لیتے ہیں۔

(۷) ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین قدس سرہ العزیز سجدہ میں فرماتے تھے کہ اگر کل قیامت کے روز تو نے مجھکو دوزخ میں بھیجا تو تیری یاد میں ایسی فریاد کرونگا۔ کہ دوزخی میرے نالہ و فریاد سے اپنا عذاب بھول جائیں گے؟

اسی حالت سجدہ میں آپنے یہ بھی کہا کہ مجھ سے پہلے جو لوگ ہوئے ان میں سے ہر ایک شخص نے کسی نہ کسی خواہش کے آگے سر جھکا دیا لیکن میں نے کسی کے سامنے سر نہ جھکایا۔ اور کلیجہ اپنے کو دوست پر فدا کر دیا۔ اور خود کو اپنے لئے بھی نہ چاہا پھر

غلبۂ شوق میں فرمایا کہ اگر صفت دوست کا ذرہ صحرا میں گر پڑے ساتوں زمین و آسمان درہم برہم ہو جائیں۔

(۸) حضرت بدرالدین اسحٰق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک صوفی حضرت شیخ فریدالدین قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ وہ بہت بڑے درویش تھے۔ رات دن اللہ تعالےٰ کی یاد میں مشغول رہتے تھے یہاں تک کہ ان کے بدن کا کپڑا نہایت کثیف ہو گیا تھا۔ ایک روز میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے کپڑے کیوں صاف نہیں کر ڈالتے؟ انہوں نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ چند روز کے بعد میں نے پھر کہا۔ کہ آپ اپنا کپڑا کیوں نہیں دہو ڈالتے؟ اور اس دفعہ بہت سختی سے کہا۔ انہوں نے نہایت عاجزی سے جواب دیا کہ "مجھے کپڑا دہونے کی فرصت کہاں ہے؟" حضرت بدرالدین اسحٰق کہتے ہیں کہ جب مجھے ان کا عاجزی سے یہ کہنا یاد آتا ہے کہ "مجھے کپڑا دہونے کی فرصت کہاں ہے؟" تو مجھ پر ایک گونہ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

(۹) ایک دفعہ اہل بسطام نے ابلیس کو حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی محل پر دار پر لٹکتا ہوا دیکھا۔ لوگ حضرت خواجہ بایزید بسطامی کے پاس حاضر ہوئے اور ابلیس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے عہد کیا تھا۔ کہ جب تک آپ زندہ ہیں۔ میں بسطام نہ آؤنگا۔ پھر جب اس نے عہد شکنی کی تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو لیجا کر دروازے پر چڑھادیں۔ خیر جا کر اس سے کہدو کہ اس دفعہ تو اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ لیکن دوبارہ آیا تو کبھی رہا کروں گا۔ کہتے ہیں کہ جب تک حضرت خواجہ بایزید حیات رہے۔ بسطام کے گرد تک ابلیس نہیں پھٹکا۔

(۱۰) ایک دفعہ حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے درخواست کی کہ اپنے مجاہدات کی کچھ کیفیت بیان فرمائیے۔ آپ نے کہا کہ اگر میں اپنے مجاہدات کو بیان کروں تو تم لوگ سننے کی تاب نہیں لا سکتے۔ لیکن ایک معاملہ جو میں نے اپنے نفس کے ساتھ کیا اس کو بیان کرتا ہوں۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے ایک روز اپنے نفس کو نفل کے لئے بلایا۔ اور کہا کہ آج کی رات ہزار رکعت نماز

پڑھونگا۔ اس نے میرے اس کہنے کو نہ کیا جسکی سزا میں میں نے اسکو دس سال تک کھانا نہیں دیا۔

(۱۱) ایکروز حضرت شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز بدایوں کے قاضی مولانا کمال الدین کے ہاں آئے اور ان کو دریافت کیا۔ خدام نے کہا کہ قاضی صاحب نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت شیخ صاحب نے فرمایا کہ قاضی صاحب بھی نماز پڑھنی جانتے ہیں؟ حضرت شیخ کے جانے کے بعد قاضی صاحب سے خادموں نے کہا کہ شیخ اس طرح فرماتے تھے۔ دوسرے روز قاضی صاحب حضرت شیخ کی خدمت میں گئے اور نہ ملنے کی معذرت کرنے کے بعد کہا کہ آپنے یہ کس بنا پر فرمایا کہ قاضی نماز پڑھنا جانتا ہے؟ میں نے نماز اور مسائل نماز میں کتنی کتابیں لکھ ڈالی ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ ہاں یہ صحیح ہے لیکن علماء کی نماز اور ہے اور فقرا کی نماز اور۔ قاضی صاحب نے کہا کہ علماء رکوع اور سجود دوسری طرح کرتے ہیں۔ یا قرآن دوسری طرح پڑھتے ہیں؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ بات تو نہیں ہے لیکن علماء صرف اس حالت میں نماز پڑھ لیتے ہیں کہ کعبہ ان کے سامنے ہو۔ اگر کعبہ ان کے سامنے نہیں ہوتا۔ تو اسکی سمت کی طرف رخ کر لیتے ہیں اور جہاں سمت کا بھی پتہ نہیں لگتا تو وہاں تحری کرتے ہیں۔ علماء کے قبلہ کی یہی تین قسمیں ہیں لیکن فقرا جبتک عرش تک نہیں دیکھ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ قاضی صاحب کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی مگر کچھ جواب نہیں دیا۔ وہاں سے گھر واپس آکر شب میں خواب دیکھا کہ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز عرش پر مصلے بچھائے نماز پڑھ رہے ہیں۔

دوسرے روز دونوں بزرگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے وہاں حضرت شیخ نے ایک شخص سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ علماء کا منصب اور انکا مرتبہ معلوم ہے انکی ہمت اور حوصلہ منصب درس و تدریس تک محدود ہے۔ وہ قاضی ہوں یا مدرس یا صدر جہاں لیکن درویشوں کے بڑے درجے ہیں۔ جن میں سے پہلا درجہ وہ ہے۔ جو شب میں قاضی صاحب کو دکھایا گیا ہے۔

(۱۲) ایک بزرگ ایک دفعہ پانی پر مصلے بچھا کر نماز پڑھ رہے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا! خضر نے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے ان کو توبہ کی توفیق عنایت فرما

اتنے میں حضرت خضر علیہ السلام آگئے۔ اور کہا کہ بزرگ من! میں نے کونسا کبیرہ گناہ کیا ہے؟ جس سے توبہ کروں۔ بزرگ نے کہا کہ تم نے جنگل میں درخت لگا رکھے ہیں جس کے سایہ میں بیٹھتے ہو اور اس سے آرام اٹھاتے ہو! اور کہتے ہو کہ خدا کے واسطے اس درخت کو لگایا ہے۔ یہ سنکر حضرت خضر نے توبہ کی۔ بزرگ ممدوح نے فرمایا کہ جسطرح میں رہتا ہوں اسطرح رہا کرو۔ حضرت خضر نے پوچھا کہ آپ کسطرح رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ ان بزرگ نے فرمایا کہ میری یہ حالت ہے کہ اگر مجھکو تمام دنیا دیجائے اور کہا جائے کہ اس کو قبول کرنے تجھ سے اس کا حساب نہ لیا جائے گا اور یہ بھی کہا جائے کہ اگر دنیا کو قبول نہ کریگا تو دوزخ میں ڈالدیا جائے گا تو میں دوزخ کو قبول کرونگا اور دنیا کو قبول نہ کروں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ دنیا اللہ تعالےٰ کی مبغوض ہے۔ جس چیز کو اپنا دشمن ٹھیرایا ہے اس کے عوض میں دوزخ کو قبول کرونگا۔ لیکن اس کو قبول نہ کرونگا۔

(۱۳) جس وقت سیدنا حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز میدان حشر میں تشریف فرما ہونگے۔ آپ پر ایسی مستی طاری ہوگی کہ لوگ دیکھکر حیران ہو جائیں گے اور پوچھینگے کہ یہ کون ہے؟ آواز آئیگی کہ یہ میری محبت کا دیوانہ معروف کرخی ہے۔ اس کے بعد حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد ہوگا کہ بہشت میں جاؤ۔ آپ کہیں گے کہ میں نے بہشت کے لئے تیری عبادت نہیں کی ہے۔ بلکہ تیری محبت میں تیری عبادت کی ہے۔ ارشاد ہوگا کہ سچ ہے لیکن وعدہ دیدار اور وعدۂ وصال جنت ہی میں پورا ہوگا۔ جنت میں جاؤ تاکہ وعدہ پورا ہو۔ اسپر بھی آپ نہ جائیں گے کہ ملائکہ مقربین کو حکم ہوگا کہ ان کی گردن میں نور کی زنجیریں ڈالکر کشاں کشاں لے جاؤ۔[1]

(ابو محمد امام الدین رام نگری)

---

[1] مقتبس از فوائد الفواد و افضل الفوائد۔ ملفوظات حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر حضرت قبلہ عالم محدث علیپوری مدظلہم اور ناظم مولانا محمد نعیم الدین صاحب مبلغ اسلام مراد آبادی و نائب ناظم مولانا مولوی محمد عمر صاحب و مولانا مولوی محمد حسین صاحب قرار پائے۔

قصیدہ

سید السادات قطب اصفیا
بل امامِ وقت شاہِ اولیا

مرشد و ہادی تمامی خلق را
سالکانِ راہِ حق را رہنما!

پیشوائے عارفان و عابداں
رہروانِ عشقِ حق را مقتدا

کاملاں در خدمتت بستہ کمر
صوفیاں را نیز ہستی پیشوا

معدنِ فضل استی و حلم و حیا
مخزنِ لطف استی وجود و سخا

روئے انور عکس روئے والضحٰے
نطقِ پاکت شرحِ قرآنِ خدا

روئے روشن پرتوِ نورِ نبی
شہد گفتارِ تو گفتِ مصطفٰے

ماہِ تاباں پیشِ روئے تو خجل
مہرِ انور پیشِ نورت بے ضیا

فقہِ فخری زندہ است از نامِ تو
اے تو محبوبِ خدا و مجتبٰے

حکمِ تو جاری ست بر جانہائے خلق
اے قلوبِ مومناں را بادشا

آں چناں در نورِ حق گشتی فنا
کز جبینِ تو عیاں نورِ خدا

حبِ تو حبِ خدا ہست و رسول
عشقِ تو عشقِ نبی ہست و خدا

تو جنیدِ وقتی و شبلیٔ عہد
قلبِ مومن را نگاہت کیمیا!

قرۃ العین بتولِ حق پرست
نورِ چشمِ مصطفٰے و مرتضٰے

مسند آرائے سریرِ نقشبند
نازبر تو خواجۂ سر بند را

سیدِ دوران و مقبولِ خدا!
اے تو محبوبِ حبیبِ کبریا!

خیر و برکت بندۂ درگاہِ تو!
فتح و نصرت بر قدمت جبہ سا

اے مرا ملجاؤ ہم ہادی توئی
نیست غیر از تو پناہم سیدا!

سینہ بریاں چشم گریاں داشتم
زاں کہ بودم در فراقت مبتلا!

آتشِ عشقت دل و جاں سوختہ
بہرِ ایں سوزش بدے خواہم بقا

دردِ عصیاں زار و رنجورم نمود
اے مسیحا دم بیک دم دہ شفا

بس گنہگار استم من پرخطا
دارم از لطفِ تو بس امیدہا

فردِ عصیانم مبیں بہرِ خدا!
رحمتِ خود را بدہ ہیں اے بادشا

اے مسیحا دم فرید روزگار
بہرِ حسنین و علی و فاطمہ رض
از طفیلِ خواجگانِ نقشبند!
من غریب و بیکسم ہم عاجزم
از بلاہائے زماں آزاد کن!

آمدم من بر درت رنجور و زار
از حوادث ہا بجاں من آمدم
کمترین بندۂ درگاہِ تو!
نود یا شاہِ جماعت برفگن
المدد شاہِ جماعت مقتدیٰ

اے خدائے حی و اے قیومِ خلق
تا بماند گردشِ ہفت اختراں
تا بود بر گنج روئے دلبراں
خندۂ گل تا بماند عطر پاش
از بلاہائے زماں ایں دودماں

دہ ز بیماریٔ دل ما را شفا
بہرِ حضرتِ سیدِ خیر الوریٰ
یک نگاہِ عاطفت بر من نما
بے نوا ہستم بسازم با نوا
ہاں دعائے تو بگرداند قضا

رحم اے مقبولِ رب بہرِ خدا
یک نگاہِ لطف تو کافی مرا
ایں کرم ہست اے کریم الاولیا
یک نگاہِ رحمت سوئے محمدا

المدد بہرِ خدا بہرِ خدا
تا بماند قائم ایں ارض و سما
تا بماند نورِ ماہ و مہر را
زلفِ پیچاں پاسباں چوں اژدہا
عطر بیزی تا کند بادِ صبا!
دار محفوظ و سلامت اے خدا!

انجمن خدام الصوفیہ کی مساعی جمیلہ

تقریباً دو سال سے علاقہ ارتداد میں شدھی کا طوفان برپا ہوا ہے۔ اسلامی انجمنوں نے اس سیلاب عظیم کو روکنے اور انسدادی تدابیر عمل میں لانے کیلئے میدان میں قدم رکھا۔ مدارس جاری کئے۔ مبلغین کی جماعت بھولے بھالے مسلمانوں کو دینِ حنیف پر قائم رکھنے کے لئے سرگرمیاں دکھانے لگی۔ لاہوری پارٹی اور قادیانی احمدی وفود بھی موقعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھکر اس علاقہ میں بڑے اہتمام سے پھیل گئے۔

بادی النظر میں مؤخر الذکر جماعت کی تنظیم اور قوتِ مناظرہ کو اسلامی پبلک نے

بنظرِ استحسان دیکھا اور اکثر بہی خواہانِ ملت یہ دیکھکر حیران تھے کہ کل خلافت کو خطرہ میں دیکھکر مرزائی حضرات سکون وجود کی نیند میں پڑے سوتے رہے جزیرۃ العرب اور مقاماتِ مقدس پر اغیار کا دستِ تطاول دراز ہو رہا تھا۔ مگر ان حضرات کا جذبۂ اسلامی ذرا حرکت میں نہ آیا۔ یہ اسی طرح اپنے اولی الامر کا سکہ ساری دنیائے اسلام پر دیکھنے کے آرزو مند نظر آتے تھے۔ آج میدانِ ارتداد میں سب سے زیادہ مضطرب اور سرگرم کیوں دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ بعض اربابِ بصیرت ان کی دوڑ دھوپ کو نئے خطرے سے تعبیر کرتے تھے۔ مگر حالاتِ حاضرہ اس امر کے متقضی تھے۔ کہ آریوں کے مقابلہ پہ ہر ایک نام نہاد اسلامی جماعت بھی سرگرم کار رہے۔ اور کوئی تصادم واقعہ نہ ہوا۔ چنانچہ اسی اصول پر ہم خاموش خدماتِ اسلام بجا لاتے اور باہمی تصادم سے بچے رہتے۔ پھر کاربند رہے۔ مگر ہم بلاخوف تردید یہ ظاہر کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ مرزائیوں نے نہ صرف ارتداد کا انسداد ہی ضروری سمجھا۔ بلکہ اون کے لائحہ عمل میں خالص اسلامی دیہات کے جاہل و بے خبر آبادی کو اپنا ہم خیال بنا لینا شامل تھا۔ چنانچہ موضع پاتی خورد علاقہ پلول میں بھی لاہوری پارٹی کا مرزائی نمائندہ جو ولایت کا ٹرینڈ اور اپنے فن کا ماہر تھا۔ ڈیڑھ سال تک مقیم رہا۔ اور بنے بنائے مسلمانوں کو اپنے جرائدو رسائل کے ذریعہ مرزائے قادیانی کا معتقد بنا لے اور عام مسلمانوں سے نفرت دلانے کی سعی کرتا رہا لیکن نہیں معلوم مرزائی جماعت اپنے مشن کی تکمیل کر چکی۔ یا کسی خاص مصلحت سے مدرسہ چھوڑ کر چلے گئے۔ اور باشندگان دیہ کی متعدد درخواستوں پر مرزائیوں نے رجوع نہیں کیا۔ تو مجبوراً انجمن خدام الصوفیہ نے اون کی درخواست پر غور کیا۔ اور اپنے مبلغ شیخ ذاکر علی صاحب خلف شیخ طریقت حضرت حافظ انور علی صاحب پنشنر جج روہتگی کو بھیجدیا۔ جو میدانِ ارتداد میں اعزازی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ دو ماہ کے عرصہ میں ہی منشی صاحب موصوف کی محبت واخلاص اور اسوۂ حسنہ کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور باشندگان دیہ کی درخواست پر ۱۰ مارچ سنہ کو حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے خلیفہ خاص حضرت مولانا مولوی حاجی محمد حسین صاحب بی۔اے

قصوری معہ ایک وفد کے تشریف لے گئے۔ رات کو مجلس وعظ منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا صاحب ممدوح الشان نے محبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ حقایق و معارف بیان کئے کہ حاضرین کے دلوں میں ایمان جوش مارنے لگا۔ مولانا مولوی عبدالمجید خانصاحب انسپکٹر مدارس و مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی نے بھی تقریریں کیں۔ الحمدللہ کہ جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ گاؤں کے بہت سے آدمی حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب قبلہ کے دست مبارک پر تائب ہو کر داخل سلسلہ عالیہ ہوگئے۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں شکوک و اوہام کے دریا موجزن تھے۔ ان کے دلوں میں ایمان و حلاوت کا چشمہ جوش مار رہا ہے۔ جو آپکے فیض صحبت کا اثر ہے۔ منشی نور محمد صاحب نور نے چند قصیدے حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب محدث علیپوری کی شان میں پڑھکر سنائے۔ جس سے آپکی قابلیت اور عقیدتمندی کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے مدرسہ کے قیام اور ترقی میں قابل داد اعانت فرمائی ہے۔ اللہ تعالے جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

(العارض حفیظ الدین ناظم وفود جماعت دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

آریہ سماج کے مایہ ناز پرچارک کا قبول اسلام

انجمن خدام الصوفیہ کی شاندار کامیابی

آریہ اخبارات ہمیشہ کسی خود غرض زر پرست یا دین سے بے خبر نام نہاد مسلمان کو شدھ بنا کر آسمان سر پر اٹھا لیا کرتے ہیں۔ اور ایسے نو گرفتار افراد کے لئے صوفی مولوی داعی اور خدا جانے کیا کیا خطابات تجویز کرلیا کرتے ہیں۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوگیا کہ دہرمپال دھرم دیو ستپال۔ پرکاش نرائن۔ ستدیو۔ وغیرہ مقتدر ہستیاں بھی جن پر سماج ناز کیا کرتی تھی۔ ویدک دہرم کی حقیقت کھل جانے پر پھر کچھ عرصہ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوگئیں۔ صداقت اسلام کی یہ ایک روشن دلیل ہے۔ آج وہی دہرم شیو دیانندی تلوں پر رسالوں کے ذریعے گولہ باری کررہے ہیں۔ ہم اپنے برادران اسلام کو اطمینان دلاتے

ہیں۔ کہ وہ ایسی خبروں کو شنکہ بادیں نہ ہڑا کریں کیونکہ صداقت اسلام کے مقابلہ میں ایک نہ ایک دن ہوگی جیسے حیا سوز عقیدے کو فطرت انسانی قبول کرنے سے منزور اجتناب کرے گی چنانچہ مہاشہ ست پال عرف دہرم چند آریہ پرچارک پرتی ندہی سبھا جو سندہ اور پنجاب میں آریہ مت کا پرچار کرتے رہے ہیں اور بعض رسائل و مضامین بھی اسلام کے خلاف شائع کر چکے ہیں۔ اب بفضلہ تعالےٰ دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں صداقت اسلام کو تسلیم کر کے حضرت مولانا قاضی حفیظ الدین صاحب ناظم انجمن ہذا کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہو گئے۔ اسلامی نام عبدالکریم خاں رکھا گیا۔ آپ نماز روزہ وغیرہ احکام اسلامی کی تعلیم پا رہے ہیں۔ چونکہ آریہ دہرم کی معلومات اور دماغی قابلیت میں ید طولےٰ رکھتے ہیں اس لئے امید ہے کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی خدمات میں بھی ایسے کارہائے نمایاں دکھائیں گے جیسے ان سے پہلے مہاشے دکھا چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔

(العارض عبدالمجید قصوری انسپکٹر مدارس انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علیشاہ صاحب کی مساعی جمیلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

کارگذاری گذشتہ پندرہ روزہ میں انجمن خدام الصوفیہ کے اراکین کے ہاتھ پر حسب ذیل اشخاص نے اسلام قبول کیا۔

(۱) چار اشخاص حسب ذیل ہندو کوری نے جناب شیخ محمد امین اللہ صاحب رئیس علاقہ الہ آباد کے دست مبارک پر جو حضرت قبلہ عالم ممدوح الشان کے خلیفہ مجاز ہیں، اسلام قبول کیا:۔

سابق نام	متوا	اسلامی نام	غلام محمد
۱	مسماۃ سندریا	[illegible]	مسمات رسول بانو

سابق نام	بہابیر	اسلامی نام	محمد اختر
"	جگدیو	"	عبداللہ

(۲) ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء کو ایک شخص عیسائی مسمی بہاری نے مولانا مولوی محمد یوسف صاحب امام مسجد کلانور ضلع گورداسپور کے ہاتھ پہ اسلام قبول کیا جسکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

(۳) ۲۵ مارچ ۱۹۲۵ء کو مسمات جانکی بیوہ ہندو عورت نے مولانا مولوی عبدالمجید خانصاحب انسپکٹر مدارس خدام الصوفیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام مسمات زینب رکھا گیا۔ مسمات مذکورہ نے بخوشی خاطر خود ایک مرد مسلمان سے اپنا نکاح پڑھا لیا ہے۔

(۴) دو اشخاص مسمیان منگتو قوم بٹوال و نکھو آریہ نے جناب مولانا مولوی امام الدین صاحب رامپوری کے دست مبارک پر جو حضرت قبلہ عالم مدظلہ العالی کے خلیفہ مجاز ہیں بخوشی خاطر خود اسلام قبول کیا۔ مولا کریم سب کو استقامت نصیب کرے آمین۔

(المعارض محمد حفیظ الدین ناظم وفود دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

ختم شریف

حسب دستور سابق سالانہ ختم شریف والدین رحمہا اللہ تعالیٰ نے جناب حضرت صوفی پیر حیات محمد صاحب خلیفہ مجاز اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام العاشقین فرزند محبوب ختم المرسلین مجدد زمان واقف رموز یزدانی غوث صمدانی ہاشمی بیت رحمانی حافظ کلام ربانی صوفی باصفا سید السادات جناب حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ و کعبہ محدث علی پوری مدظلہ نے بروز ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء موافق ۵ چیت ۱۹۸۱ب بروز منگل بشرکت عالی جناب معلی القاب فاضل اجل عالم باعمل حضرت مولانا مولوی حافظ سید صوفی صاحبزادہ محمد حسین شاہ صاحب علی پوری دام برکاتہم واقعہ کچی مسجد سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ ۱۰ بجے دن کے بسر کردگی جناب سید حسین شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت پیر صاحب موصوف قرآن شریف

کا ختم کیا گیا۔ ختم شریف سے فارغ ہوکر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نماز ظہر کے بعد ختم خواجگان پڑھا گیا۔ اور ۳ بجے دن کے جلسہ کا آغاز قرآن شریف کی تلاوت سے شروع ہوا اور منشی فرزند علی صاحب ٹیچر گے۔ ڈی۔ اسلامیہ سکول سیالکوٹ نے پُردرد آواز سے نعت شریف پڑھی۔ اور ۳½ بجے جناب مولوی نظام الدین صاحب ملتانی وزیرآبادی نے صحبت درویشاں پر ۱½ گھنٹہ تک مدلل وعظ فرمایا۔ اور جلسہ نماز عصر کے لئے ملتوی رہا۔ بعد نماز عصر ہمارے برادر طریقت مولانا مولوی نورالحسن صاحب امام جامع مسجد حضرت مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ میانہ پورہ نے انعقاد مجالس عرس و ایصال ثواب کے متعلق مدلل وعظ فرمایا جو مولوی صاحب کے بعد نعت خوانوں نے نہایت عمدہ لہجہ میں نعت شریف پڑھیں۔ نعت خوانی کے بعد پیر صاحب کے یاران طریقت میں سے منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس نے نعت شریف پڑھی۔ اور جناب مولانا مولوی حافظ امام الدین صاحب رضوی ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی نے ایک گھنٹہ تک محبت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر وعظ فرمایا۔ پھر منشی فرزند علی صاحب نے نعت شریف پڑھی۔ نعت شریف کے بعد ہمارے مخلص یاران طریقت میں سے جناب ڈاکٹر صوفی اللہ دتا صاحب کنجاہی خلیفہ مجاز حضرت قبلہ عالم میاں محمد شیر علی پوری مدظلہم نے اتباع شریعت پر قریباً ۱½ گھنٹہ مسلسل تقریر فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب کے بعد جناب ماسٹر محمد کرم الٰہی صاحب بی۔ اے وکیل و سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ نے آداب شیخ پر نہایت اعلیٰ تقریر فرمائی۔ اور فارسی اشعار کی شرح نہایت اعلیٰ پیرایہ میں بیان فرمائی۔ ماسٹر صاحب کے بعد میاں امام الدین ساہووالہ چک نمبر ۱۳۲ و منشی فرزند علی و نور محمد صاحبان نے نعت شریف پڑھیں۔ اور جناب حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ موصوف الصدر نے شریعت حقہ پر قائم رہنے اور مجالس اعراس و اتباع شریعت پر عالمانہ وعظ فرمایا۔ جناب کا وعظ سامعین کے دلوں میں بجلی کی طرح اثر کرتا تھا۔ جناب والا کی سادہ بیانی مگر سچے معنے دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے قلم میں طاقت نہیں جو احاطۂ تحریر میں لا سکے۔ حضور انور کے بعد سلام و قیام ادا کیا گیا۔ بعدہٗ ختم ہائے قرآن شریف جمع کئے گئے۔ اور دعا سے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی پیر صاحب کے یاران طریقت پنجاب کے

ہر گوشہ بلکہ ملک کشمیر پہاڑ سے بھی ختم شریف میں شامل ہوئے تھے۔ مجمع خدا کے فضل وکرم سے کافی تھا۔ جن کی خوراک ورہائش کا انتظام پیر صاحب کی طرف سے تھا ختم شریف کی تاریخ ۲۷ مارچ تھی مگر یارانِ طریقت کی کثرت کے باعث علاوہ ۲۷ مارچ کے ۳۰ مارچ تک ہجوم رہا۔ اخیر کے دن حسن اتفاق اور ہماری خوش قسمتی سے عالیجناب معلی القاب حضرت پیر سید شاہ صاحب قبلہ دام برکاتہم سجادہ نشین دربار چورہ شریف نے پیر صاحب کی دعوت کو قبولیت کا شرف بخشا اور بعد نماز مغرب پیر صاحب کے مکان پر قدم رنجہ فرما کر اپنے دیدار فیض آثار سے ہم سب کو مالا مال کیا۔ اور پیر صاحب کے حق میں دعا خیر فرمائی۔ ہمارے یارانِ طریقت سیالکوٹ میں شامل ختم شریف ہوئے تھے۔

نوٹ۔ چونکہ آئندہ سال ختم شریف کی تاریخ ۵ چیت میں رمضان شریف ہوگا۔ اسلئے انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ سال ختم شریف ۶ بیساکھ کو ہوگا۔ پیر صاحب کے یارانِ طریقت اس تاریخ کو یاد رکھیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ بطفیل اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شگفتہ پود اگلزار علی پوری کو اپنے باغبان شہنشاہ علی پوری مدظلہ کے زیر سایہ ہمیشہ سرسبز اور شاداب رکھے۔ اس ختم شریف کی رونق دن بدن ترقی پر ہو۔

(ملک عبدالعزیز خان سیالکوٹ)

مدرسہ عالیہ نقشبندیہ

یہ اسلامی مدرسہ عالی جناب حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین رئیس المحدثین مرشدی ومولائی حافظ حاجی پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری ادام اللہ فیوضہم وبرکاتہم کی سرپرستی میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ عرصہ سے قایم ہے جس کے صدر مدرس ومہتمم فاضل جلیل عالم نبیل مولانا صاحبزادہ حافظ سید شاہ محمد حسین صاحب علی پوری دامت معالیہ ہیں۔ اس مدرسہ میں اہل السنت والجماعت کے عقاید کے مطابق تعلیم دیجاتی ہے۔ برادران اہل سنت کو عموماً ویارانِ طریقت کو خصوصاً اس مدرسہ کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔

انتقاد

اشرفی یہ علمی ۔ ادبی ۔ مذہبی ۔ اخلاقی ۔ تاریخی اور صوفیانہ مضامین کا ایک ماہوار مجموعہ ہے جو تین سال سے برابر حضرت مولانا الحاج سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث مدظلہ کی ادارت میں کچھوچھہ شریف سے جاری ہے۔ حضرت مدیر ہندوستان کے ایک مسلّم فاضل اور متبحر ادیب ہیں۔ جن کا زور قلم ہماری تعریف سے مستغنی ہے۔ مضامین نظم و نثر نہایت بلند پایہ شائع کرتے ہیں۔ رسالہ اشرفی جماعت حقہ حنفیہ و صوفیہ کا حقیقی ترجمان ہے۔ حسن معنوی کے علاوہ جمال صوری یعنی کتابت و طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہے۔ ضخامت علاوہ سرورق ۳۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت سالانہ مع محصول صرف للعہ روپے ہے۔ مذہبی رسائل کے شائقین اس شاندار اسلامی رسالہ کے خریدار بنکر کارکنانِ اشرفی کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر صاحب رسالہ اشرفی کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

الہمایوں یہ سندھی زبان کا ایک ماہوار مفید اسلامی رسالہ ہے۔ جو مولانا صاحبداد صاحب کی اڈیٹری میں عرصہ ایک سال سے شائع ہوتا ہے برادرانِ اہل سنت والجماعت کا فرض ہے کہ ایسے رسالوں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرتے رہیں۔ حجم علاوہ سرورق ۳۲ صفحے قیمت سالانہ عار ملنے کا پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ الہمایوں سلطان کوٹ شکارپور (سندھ)

البشرٰے یہ رسالہ ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۳۲ صفحات پر امین آباد پنجاب سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کے مدیر جناب ابوالثناء مولوی نور احمد صاحب ہیں جنہوں نے البشرٰے کو مقبول عام بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ یہ رسالہ بحیثیت مجموعی قابل قدر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے اعتبار سے بھی عمدہ ہے۔ قیمت سالانہ عار۔ منیجر صاحب رسالہ البشرٰے امین آباد ضلع گوجرانوالہ

شریعت اس نام کا ایک ماہوار رسالہ منشی فاضل محمد سعید صاحب شبلی کی اڈیٹری میں دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ جاری ہے بمضامین عام

طور پر اچھے ہوتے ہیں۔ ۱۸×۲۲ تقطیع صفحات ۳۲ قیمت سالانہ عہ/

پتہ :۔ محمد سعید شبلی منشی فاضل تمکسر ضلع فیروز پور۔

کشاف ایک ماہوار علمی وادبی رسالہ ہے۔ جو شہر امرتسر سے جناب مولوی محمد الدین صاحب غریب ایچ۔ پی۔ کی ایڈیٹری میں جاری ہے۔ اس رسالہ کے محاسن کے لئے مولوی صاحب کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ رسالہ مجموعی لحاظ سے اچھا ہے۔ ۳۲ صفحات تقطیع ۱۸×۲۲ لکھائی چھپائی عمدہ سالانہ قیمت عہ/۱۲۔ ملنے کا پتہ :۔

منیجر رسالہ کشاف دروازہ رامباغ امرتسر

مسیحا یہ رسالہ پھلواری شریف سے زیر ادارت حکیم مولوی محمد عبدالمنان صاحب ماہوار نکلتا ہے۔ طبی مضامین موجودہ زمانہ کے مذاق کے مطابق نہایت عمدہ پیرایہ میں دیئے جاتے ہیں۔ مسیحا صوبہ بہار و بنگال کا واحد طبی آرگن ہے قیمت سالانہ عا/ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ضخامت ۳۲ صفحے سائز ۲۰×۲۶/۸ ملنے کا پتہ :۔

منیجر صاحب رسالہ مسیحا پھلواری شریف پٹنہ

کتب نفیسہ جناب کے۔ حاجی محی الدین صاحب سوداگر و تاجر کتب بنگلور ایک نہایت مخیر فیاض اور متدین بزرگ ہیں۔ جنہوں نے مفصلہ ذیل کتب نفیسہ اپنے خاص اہتمام سے بصرف زرکثیر افادۂ عام کی غرض سے چھپوائی ہیں اور نہایت واجبی قیمتوں پر جو درحقیقت مصارف طبع کے برابر ہیں فروخت کرتے ہیں۔ ہم حاجی صاحب ممدوح کو ان کی اس دینی خدمت کیلئے تہ دل سے مبارکباد دیتے ہوئے جماعت کے ناظرین سے ان مفید کتابوں کی خریداری کیلئے سفارش کرتے ہیں۔ کتب مذکورہ حسب ذیل ہیں :۔

(۱) فتاویٰ مولانا شاہ رفیع الدینؒ (۲) بیان المیلاد النبوی مصنفہ محدث ابن جوزی۔ (۳) نصائح ووصایات شاہ ولی اللہؒ (۴) قوت الاسلام (۵) فتویٰ تکفیر بے نماز (۶) سوانح شیخ اکبر ابن عربیؒ (۷) اطیب النغم در مدح سید العرب والعجم (۸) رشحات اوج (۹) مجموعہ رسائل ستہ (۱۰) مجموعہ خطب مترجم منظوم (۱۱) مظہر المحاسن ترجمہ تبیان الحجن (۱۲) ضروری مسائل رمضان المبارک (۱۳) حزب الاعظم مترجم (۱۴) فال نامہ الف خانی۔

یہ تمام کتابیں اچھے کاغذ پر عمدہ لکھائی چھپائی سے شائع ہوئی ہیں۔ اور اردو زبان

میں ہیں۔ جو فارسی یا عربی میں ہیں۔ ان کا ساتھ ساتھ اُردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے

ان کتابوں کے ملنے کا پتہ :-

جناب کے۔ حاجی محی الدین صاحب سوداگر و تاجر کتب نمبر ۹۹ مچھی بازار مسکر بنگلور

کتب مناظرہ

جناب مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب حنفی قادری سروردی ملتانی۔ اہل السنت والجماعت کے مشہور کہنہ مشق مناظر ہیں اور حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ آپ نے مندرجہ ذیل کتب ہمیں بغرض ریویو ارسال فرمائی ہیں۔ جو وہابیہ رافضیہ کے عقائد باطلہ کی تردید میں تصنیف کی گئی ہیں۔ ہم مولوی صاحب کی مساعی جمیلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے قارئین جماعت کو ان کے مطالعہ کی ترغیب دلاتے ہیں کتب مذکورہ یہ ہیں :-

(۱) قہر کبریائی بر قلعۂ ثنائی (۲) بم کا گولہ بر رافضی ٹولہ (۳) حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول و دوم

ملنے کا پتہ :- مولوی محمد نظام الدین صاحب حنفی قادری ملتانی محلہ لکڑ منڈی شہر وزیر آباد۔

رسالہ جماعت امرتسر

یہ رسالہ جن مذہبی و دینی اور روحانی خصوصیات کے ساتھ شائع ہونا شروع ہوا ہے وہ اس قابل ہیں کہ مسلمان بشرطیکہ راسخ العقیدہ مسلمان ہوں۔ تو ان کی مذہبی زندگی میں غیر معمولی سہولتیں بہم پہنچ سکتی ہیں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ دامت فیضانہم کی سرپرستی اور آپ کے نام نامی سے معنون ہونے کی برکات اسکے طغرائے امتیاز ہیں۔ جو بنفس نفیس شریعت محمدیہ کے علمبردار اور سنیوں کے سچے حامی و مددگار اور ارباب طریقہ کے مسلمہ پیشوا ہیں جنکی ذات بابرکات نے دنیائے سنیت میں ایک ہجوم مجاہدین اور تبلیغ کے اسلامی فرائض کو غیر معمولی جذبات سے جو فروغ ذات گرامی کی بدولت حاصل ہوا وہ ضرب المثل ہو گیا ہے ہمارے نزدیک جماعت نے جن اہم مقاصد کو اپنا نصب العین بنایا ہے ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ جماعت اپنی بہترین خدمات سے قبولیت عام کی سند حاصل کریگا۔ اور اس کے مضامین مسلمانوں کو آویزۂ گوش بنانا پڑینگے۔ جن حضرات نے اہلسنت وجماعت کے حقیقی ترجمان اور قرآن عظیم و حدیث، فقہ، تصوف کے حقائق و معارف کا بہترین مجموعہ نہ دیکھا ہو وہ اس رسالہ کو منگا کر پڑھیں۔ اور بہرہ اندوز ہوں۔ قیمت باوجود اس دیدہ زیب لکھائی چھپائی اور نفیس کاغذ سپید کے صرف تین روپیہ سالانہ ہے (دبدبۂ سکندری ریاست رامپور)